رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵

الفضل

روزنامہ قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہندوستان ... قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ/

جلد ۲۳	مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹-اپریل - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر وعافیت ہے ۔

۱۸ اپریل ۳ ½ بجے کی ٹرین سے تحریک جدید کے ماتحت مولوی محمد الدین صاحب ۔ مولوی عنایت اللہ صاحب اور مولوی شاہ محمد صاحب بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور ہر سہ مجاہدین سے بعد گو نا معانقہ فرمایا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ اس کے بعد گاڑی اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان روانہ ہو گئی۔

احباب ان کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ڈیڑھ بجے دوپہر محلہ دار الرحمت کی ایک بیوہ کے یتیم بچے محمد علی رائے ونڈی کی دعوت ولیمہ میں شرکت کی۔ اور دعا فرمائی ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مخالفین کی ناکامی کے متعلق ایک الٰہی بشارت

فرمودہ ۲۱-اپریل ۱۹۰۳ء

"وحی کئی قسم کی ہے۔ عادت اللہ ہے۔ کہ جب وہ سماع پر موقوف ہو۔ تو اسے وحی کہتے۔ رویت کے متعلق ہو۔ تو اس کو کشف کہتے ہیں۔ ایک قوت شامہ سے ہوتی ہے۔ جیسے انی لاجد ریح یوسف۔ کبھی قوت حاسہ سے بھی ہوتی۔ غرض تمام حواس خمسہ سے وحی ہوتی ہے۔ اور ملہم کو قبل از وقت بذریعہ وحی ان باتوں کی اطلاع دیجاتی ہے۔ ...... اشتہار تبلیغ میں میں نے اپنا ایک خواب درج کیا ہے۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میں ایک باغ میں سے سیر کر کے نکلا ہوں۔ دیکھا کہ کچھ سوار گھوڑوں پر باغ میں داخل ہوئے۔ میں نے سمجھا کہ یہ اس کو پامال کر دیں گے۔ میں بھی ان کے تعاقب میں جا داخل ہوا ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سب کہیں نظر نہیں آتے۔ جب وسط باغ میں گیا ہوں۔ تو دیکھا کہ سب کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہیں۔ اور کھال اُتری ہوئی ہے۔ میں نے رقت میں آ کر اور رو کر خدا سے دعا کی ہے کہ یا اللہ یہ تیرا ہی کام تھا۔ میں اکیلا ان کا مقابلہ کیا کر سکتا تھا۔ تو فوراً تعبیر بتلائی گئی۔ کہ سر کا کٹنا غرور اور تکبر کا ٹوٹنا ہے۔ ہاتھوں کا کٹنا یعنے انسان اپنے ہاتھوں سے اپنا بچاؤ اور دشمن کے قتل کی مدد لیتا ہے گویا ان کے اسباب امداد کٹ گئے۔ پاؤں سے انسان بھاگ سکتا ہے۔ یعنے اب کوئی صورت مفر نہیں۔ کھال زینت اور پردہ ہوتا ہے۔ یعنے ان تیرے مخالفوں کی زینت جاتی رہی۔ اور پردہ دری ہو گئی ۔ یہ اب پورا ہو رہا ہے [illegible] جادہ [illegible] تو دعویٰ سے ہی کام چلتا ہے۔ [illegible]

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ اپریل سے ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

۱	منظور الٰہی صاحب	ریاست بہاولپور
۲	جان محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳	چودھری نواب احمد صاحب	"
۴	ایک صاحب	ضلع منٹگمری
۵	محمد حسین صاحب	ضلع گجرات

خدا کے آستانہ پر گرو بر سجدہ گاہ کردو

از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی گجرات

خدا کی راہ میں ہر احمدی قرباں نہ ہو جب تک
صداقت دعویٰ الفت کی ثابت ہو نہیں سکتی
فدا کر دو خدا کے دین پر ہر دولت و عزت
نہیں ممکن حصولِ کامرانی دہر میں پیارو
خدا کے آستانہ پر گرو۔ تو سجدہ گاہ کر دو
جہاں کو چاہیے گرمانا۔ تو دل میں سوز پیدا کر
شجر کیونکر ثمر در۔ خوشنما۔ خوش رنگ ہوں پیدا
بنے گلزار کفر و شرک کا آتشکدہ کیونکر؟
بھلا کیونکر کھلیں اہلِ نظر پر حُسن کے جوہر؟
ہو کیونکر غرق۔ استبداد اور جبروت کا بیڑا؟
مٹے نصرانیت اور غلبۂ اسلام ہو کیسے؟
سرِ منزل کسی کا قافلہ پہونچے نہیں ممکن

وہ سب ساماں لٹا کر بے سر و ساماں نہ ہو جب تک
کہ اپنا چین اور آرام بھی قرباں نہ ہو جب تک
نصیبِ دشمناں رسوائی و خذلاں نہ ہو جب تک
دلوں میں عشقِ مولیٰ۔ ہاتھ میں قرآں نہ ہو جب تک
سراپا غرقِ دریائے فنا شیطاں نہ ہو جب تک
جلے پروانہ کیونکر۔ شمع خود سوزاں نہ ہو جب تک
فنا ہونے کو دانہ خاک میں پنہاں نہ ہو جب تک
ہمارے دل میں ابراہیمؑ کا ایماں نہ ہو جب تک
سرِ بازارِ عالم یوسفِ کنعاں نہ ہو جب تک
پئے فرعون کوئی موسیٰ عمراں نہ ہو جب تک
مثیلِ ابنِ مریم۔ خادمِ قرآں نہ ہو جب تک
امیرِ کارواں محمود سا انساں نہ ہو جب تک

نہ چھوڑیں گے کبھی باطل کی ہم پردہ دری خادم
جہاں کے روبرو شیطان بھی عریاں نہ ہو جب تک

معماروں اور مزدوروں کے لئے نادر موقعہ

اندرونِ ہند میں ایک جگہ معماروں اور مزدوروں کے لئے کام کی کافی گنجائش ہے۔ جو دوست وہاں کام کے لئے جانا چاہیں پریذیڈنٹ انجمن یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست نظارت ہذا میں ارسال کر کے تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں۔ بغیر تصدیق پریذیڈنٹ یا امیر جماعت آنے والی کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ ناظر امور عامہ قادیان

ایک ضروری اعلان

میاں عبد الرشید صاحب برادر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم تحریک جدید کے ماتحت کچھ عرصہ وقف کر کے اپنے طور پر ہی کھنہ ضلع لدھیانہ کے علاقہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ ان کی نسبت شکایت موصول ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے بعض لوگوں سے بد معاملگی کی ہے۔ اور جلسہ کے لئے احمدی احباب سے چندہ وغیرہ بھی وصول کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ ان کو اس کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا تھا۔ اندریں حالات احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان سے محتاط رہیں۔ اس وقت ان کا پتہ نہیں کہ کہاں ہیں۔ لہٰذا اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ملے۔ تو فوراً نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں ؛

ناظر امور عامہ قادیان

مبلغ رنگون جلد اطلاع دیں

مولوی احمد خان صاحب نسیم مولوی فاضل مبلغ رنگون برما کی طرف سے جب سے وہ گئے ہیں۔ نہ کوئی خط یا اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی ہے۔ ان کے متعلقین کو بھی کوئی خبر نہ آنے کی وجہ سے تشویش ہے۔ اس لئے جہاں کہیں ہوں۔ وہ جلد تر اپنی خیریت و ضروری حالات سے اطلاع دیں ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

درخواستہائے دعا

حافظ نبی بخش صاحب جو حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ کے والد ہیں۔ تین ماہ سے ریڑھ کی ہڈی کے تپ دق میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار حبیب الرحمٰن شجاع آباد (۲) خلیل احمد صاحب و محمد نواز صاحب بی۔ اے کا امتحان دینے والے اور عبد الرحمٰن صاحب و عبد المنان صاحب ایف اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد اسحاق سیالکوٹی قادیان

ارشاد مبارک

حضرت مولانا جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب

سابق مبلغ جماعت احمدیہ (لنڈن و امریکہ) قادیان

جناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب ممتاز نے مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی خوشگوار راہنمائی کے واسطے عام فہم اردو زبان میں قریب اڑھائی سو صفحہ کی ایک کتاب بنام **ذوقِ شباب** شائع کر کے ملک کے طبی لٹریچر میں ایک نہایت کارآمد اضافہ کیا ہے۔ فی زمانہ اس مضمون پر کئی ایک کتابیں کوک شاستر یا دوسرے ناموں سے شائع ہو چکی ہیں۔ مگر یہ کتاب اپنے مصنف کے نام کیطرح سب سے ممتاز ہے۔ نہایت قیمتی صدری نسخے بغیر کسی بخل کے اس میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ اور صرف یونانی طب کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ ویدک و انگریزی و طب جدید ہر لحاظ سے اس کتاب کو مکمل کیا گیا ہے۔ اور اطباء و عوام ہر دو کے واسطے اُسے کارآمد بنایا گیا ہے۔ دستخط محمد صادق عفی عنہٗ

کتاب کی قیمت رعائتی معہ محصولڈاک ایک روپیہ مجلد ایک روپیہ چار آنہ

ملنے کا پتہ: **کتب خانہ و دوا خانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور**

کیا آپکو اس سے بڑھ کر کسی تصدیق کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ ناظرین الفضل اس کتاب کو منگا کر اس کے مطالعہ سے ضرور لطف اندوز ہونگے۔ (مینجر کتب خانہ طب جدید لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۵۵ھ

ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو کا خیر مقدم

لارڈ ولنگڈن کے پانچسالہ دور حکومت کے اختتام پر ہز ایکسی لنسی لارڈ لنلتھگو اس نئے سیاسی دور میں جس میں ہندوستان عنقریب داخل ہونے والا ہے۔ ملک کی سیاسیات کی راہنمائی کے لئے تشریف لائے ہیں چنانچہ ۱۷ اپریل آپ بامب الهند بمبئی میں وارد ہوئے اور ۱۸ - اپریل ہندوستان کے وائسرائے اور گورنر جنرل کی حیثیت سے آپ نے دہلی میں حلف وفاداری لیا۔ ہم اس موقعہ پر تہ دل سے ہز ایکسی لنسی لارڈ لنلتھگو کا خیر مقدم کرتے ہیں:۔

ہز ایکسی لنسی کی ہندوستان کے سیاسی اور اقتصادی معاملات سے گہری واقفیت اور ہندوستانیوں کے مفاد سے دلچسپی جس کا بہت بڑا ثبوت آپ پہلے ہی ہندوستان کے زرعی کمیشن اور جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی صدارت کی حیثیت میں دے چکے ہیں۔ ہماری اس امید کو کہ آپ اس عظیم الشان ذمہ داری سے جو جدید اصلاحات کے ہندوستان میں جاری کرنے کی صورت میں آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ نہایت کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہونگے۔ بہت زیادہ قوی بنا دیتی ہے۔ ہندوستان کی زمام حکومت کا ایسے وقت میں جبکہ یہ وسیع ملک اصلاحات کے ایک نئے اور نازک دور میں سے گزرنے والا ہے۔ اور ملک کی مختلف سیاسی جماعتوں میں جدید آئین کی قبولیت اور عدم قبولیت کے متعلق تنازع شروع ہے آپ کے سپرد کیا جانا آپ کی اعلےٰ قابلیت عزم اور تدبر پر دال ہے:۔

ہندوستان کے زرعی معاملات اور یہاں کے کاشتکاروں سے آپ کی ہمدردی اور دلچسپی تو اسی بات سے ظاہر ہے کہ بمبئی میں تشریف آوری پر آپ نے بمبئی کے اردگرد کے پانچ اضلاع کے کاشتکاروں کے پچیس نمائندوں کو شرف باریابی بخشا۔ تاریخ ہندوستان میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ کسی وائسرائے نے سرزمین ہند میں قدم رنجہ فرماتے ہی کاشتکاروں کے نمائندوں سے ملاقات کی ہو۔ لارڈ لنلتھگو نے نہ صرف ان سے ملاقات کی۔ بلکہ ان سرکاری حکام سے جو آپ کے اردگرد جمع تھے۔ کاشتکاروں کے متعلق استفسار کیا۔ اور ان کے سامنے مختصر سی تقریر کی:۔

علاوہ ازیں آپ کے ہندوستان میں ورود کے بعد پہلی پبلک تقریر سے بھی جو آپ نے بمبئی کارپوریشن کی طرف سے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کئے جانے پر کی۔ ہندوستان کے کاشتکاروں کی اصلاح اور ہندوستانیوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوشش کے متعلق آپ کے جذبات و احساسات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے:۔

سپاسنامہ کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ میں ان ایام میں جو آپ میں رہ کر گزاروں گا۔ اپنی طرف سے اس امر کے متعلق کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھوں گا۔ کہ جو کچھ میں پہلے تلطف اور ہمدردی کی شکل میں ہندوستان سے حاصل کر چکا ہوں۔ اس کے معاوضہ میں میں حتی الامکان ہندوستان کی خدمت بجا لانے کا پورا حق ادا کروں:۔

ہندوستان کے کاشتکاروں کے متعلق آپ کا ان کے حالات سے گہری واقفیت کی بنا پر یہ کہنا کہ ہندوستان کے زمیندار جو کاشتکاری کرتے ہیں۔ ہمیشہ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی اور ہندوستان کی خوشحالی کا سنگ بنیاد رہیں گے۔ ایک ایسی حقیقت کا اظہار ہے جس کی اہمیت کو بہت کم لوگوں نے سمجھا ہے۔ اور اگر سمجھا ہے۔ تو اس کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔

لارڈ لنلتھگو کی ہندوستان کے کاشتکاروں کے متعلق گہری واقفیت اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے آپ کی دلچسپی کی بناء پر ہمیں پوری توقع ہے کہ آپ کے عرصہ حکومت میں ہندوستان کا یہ بیکس اور بے کس پسپرس طبقہ جو شدید اقتصادی ادبار کا شکار ہو رہا ہے۔ اس سے نجات حاصل کر کے فراخی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

ہندوستان کے نئے سیاسی دور میں آئینی اصلاحات کے متعلق اہل ہند کی راہنمائی کرنے کے مشفقانہ اظہار سے آپ کی اس ہمدردی کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جو ہندوستانیوں کی سیاسی آرزوؤں اور امنگوں کے متعلق آپ کے دل میں جاگزیں ہے۔ چنانچہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا جس کے آپ صدر تھے۔ ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ میرے لئے یہ بات فخر اور عزت کا موجب تھی۔ کہ میں اس کمیٹی کا صدر تھا۔ میں نے ہندوستان کے نمائندوں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اور اس طرح مجھے ہندوستان کے ان مسائل اور اہل ہند کی آرزوؤں اور امیدوں سے براہ راست واقف ہونے کا موقعہ مل گیا۔ چنانچہ میں اپنے عہدہ کے گرانبار فرائض کی ذمہ داری ایسے وقت میں لے رہا ہوں جبکہ برطانوی پارلیمنٹ کے تجویز کردہ اہم تغیرات اس ملک میں نفاذ پذیر ہونے والے ہیں۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں اس امید اور بھروسہ پر آیا ہوں۔ کہ اس بہت بڑے تعمیری کام میں جو اس ملک کے سامنے ہے۔ حصہ لوں:۔

ہندوستان کی مختلف اقوام میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ آپ کی اس تقریر سے ظاہر ہیں۔ جو آپ نے مسلم کمیٹی بمبئی کے سپاسنامہ کے جواب میں کی مسلم کمیٹی کی وساطت سے صوبہ بمبئی کے مسلمانوں نے آپ کی خدمت میں جو سپاسنامہ پیش کیا۔ اس میں مسلمانوں کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا گیا۔ کہ نئی اصلاحات کا اجراء اور ارتقاء بلاشبہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ اور اس کے خلاف خواہ کسقدر نکتہ چینی کی جائے۔ اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ ملک کے تمام حلقے متحدہ طور پر اصلاحات کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ ملک کے ہر طبقہ کے مسلمان اصلاحات کو چلانے کے حق میں ہیں۔ اور ہر لحاظ سے حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سپاسنامہ کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ میں خوش ہوں۔ کہ آپ نے مسلمانوں کی طرف سے مجھے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اسی طرح ملک کے دوسرے طبقے بھی حکومت کے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہندوستانیوں کی بہبودی کا راز اہل ملک کے اتحاد اور اتفاق میں مضمر ہے۔ میں اس اتحاد و اتفاق کے قیام اور ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کروں گا:۔

غرض ان اعلےٰ اور مستحسن ارادوں اور عزائم کی بناء پر جنہیں ہز ایکسی لنسی لارڈ لنلتھگو اپنے دل میں لے کر ہندوستان کی زمام حکومت تھامنے کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ ملک کے موجودہ سیاسی اور اقتصادی حالات کی نزاکت کو بہترین طریق پر سلجھائیں گے۔ اور ان تمام توقعات کو جو اہل ملک کو ان سے ہیں۔ کما حقہ پورا کرنے کی کوشش کریں گے:۔

درِ دانیال کے استحکام کیلئے جمہوریہ ترکیہ کا فیصلہ

زمانہ حاضرہ میں یورپ کی پیچیدہ سیاست دول یورپ کی حربی تیاریوں اور جرمنی اور اٹلی کی روش نے حکومت جمہوریہ ترکیہ کو بھی مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ پیش آنے والے خطرات کے مقابلہ کے لئے مناسب اقدام کرے۔ چنانچہ حال ہی میں حکومتِ ترکیہ نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ درِ دانیال اور گیلی پولی کی قلعہ بندی کر لی جائے۔ معاہدہ لوزان کے رو سے درِ دانیال اور آبنائے باسفورس کو غیر معانی علاقہ قرار دیا گیا ہے لیکن حکومتِ ترکیہ نے لیگ آف نیشنز کے نام ایک عرضداشت ارسال کی ہے جس میں لکھا ہے کہ معاہدہ لوزان میں درِ دانیال اور آبنائے باسفورس کو غیر معانی رکھنے کے متعلق جو دفعات ہیں۔ انہیں مسترد کر دیا جائے۔ اس میں یہ بھی درخواست کی گئی ہے۔ کہ یہ معاملہ مجلس اقوام کے قریبی اجلاس میں پیش کیا جائے۔ سیاسیاتِ یورپ کی بڑھتی ہوئی الجھنوں کے پیش نظر اور ملکی حفاظت کے لئے ترکی کا درِ دانیال اور گیلی پولی وغیرہ علاقہ میں قلعہ بندی کرنے کا فیصلہ ایک قدرتی امر ہے۔ اور یہ اسی خطرہ کے پیش نظر کیا گیا ہے جو اس وقت تمام یورپین ممالک کو اٹلی اور جرمنی کے اپنے اپنے تمام بین الاقوامی ذمہ واریوں سے سبکدوش سمجھنے پر لاحق ہو گیا ہے۔ بین الاقوامی معاملات کا یہ نیا دور اور نئی دنیا کی نقصانات بنا پر حکومت ترکیہ کو اس بات کے متعلق حق بجانب قرار

مسئلۂ ختمِ نبوّت اور ڈاکٹر سر اقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا صحیح مفہوم

(۱)

خاتم النبیینؐ کے تین مفہوم

قرآن کریم میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں خاتم النبیین کا لفظ آیا ہے۔ اور احادیث نبویہ میں حضورؐ کی شان میں خاتم الانبیاءؐ کے علاوہ آخر الانبیاء اور "لانبی بعدی" کے فقرے بھی آتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے خاتم النبیین کے تین مفہوم پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) وہ مفہوم جو ڈاکٹر سر اقبال اور غیر مبایعین میں مشترک ہے۔ مگر باوجود اس کلی اشتراک کے ڈاکٹر صاحب موصوف پکے مؤمن اور غیر مبایعین سر موصوف کے نزدیک خارج از اسلام ہیں۔ وہ مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی پرانا نبی آئیگا نہ نیا۔ وہ ڈاکٹر صاحب بالوضاحت فرما چکے ہیں۔ کہ نزولِ مسیحؑ کا عقیدہ یہود و نصاریٰ اور مجوس کی نقل ہے۔ یہ اسلامی عقیدہ نہیں)

(ب) دوسرا مفہوم جو تقریباً سب غیر احمدی فرقوں میں مشترک ہے یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام شانِ نبوتِ مستقلہ کے باوجود دوبارہ دنیا میں آکر دینِ اسلام کی پیروی اور اشاعت کریں گے۔ (باوجود اس قبیح تاویل کے سر اقبال کے نزدیک یہ لوگ پکے مؤمن ہیں۔ اور سر اقبال جو خاتم النبیین کی کوئی تاویل گوارا نہیں کر سکتے۔ اس تاویل کے خلاف ایک لفظ تک نہیں بولتے۔)

(ج) تیسرا مفہوم جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جمیع کمالاتِ نبوت کے بدرجہ اتم جامع ہیں۔ اور کامل ترین شریعت کے حامل ہیں۔ حضورؐ کی ذات اور کتاب ہر دو کا کمال جہاں اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ حضورؐ کے عہدِ نبوت کو تاخرِ زمانی حاصل ہو۔ یعنی حضور کا زمانۂ نبوت قیامت تک ممتد مانا جائے۔ وہاں یہی کمال اس امر کا بھی بشدت تقاضا کرتا ہے۔ کہ امم سابقہ کے مقابلہ میں اس امت کے افراد کے مراتبِ روحانیہ کی تکمیل اور تتمیم پر بھی یقین رکھا جائے۔ کیونکہ حضورؐ سے پیشتر کے انبیاء کی قوتِ افاضہ جن مراتب تک اپنے متبعین کو پہنچا سکتی تھی۔ اگر اس خیر امت کے حق میں ان مراتب سے بڑھ کر کسی مرتبہ کا امکان تک بھی نہ مانا جائے۔ تو تکمیل شریعت اور اتمام نعمت کا دعوےٰ بالکل باطل قرار پا کر حضورؐ کی نبوت کو جو تاخر بالتبع حاصل تھا۔ وہ ہرگز ثابت نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ یہ تاخر تو صفت کمال کے نتیجہ میں تھا۔ کمال کی نفی تاخرِ زمانی کی نفی کو لازم ہے۔ بنا بریں احمدیہ جماعت کا یہی اعتقاد ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دورِ نبوت کے بعد کوئی نبوت نہیں۔ مگر اس دور کے اندر بعض افراد امت صفتِ امتیت کے کمال کے ساتھ مرتبہ نبوت پا سکتے ہیں اور نبی کہلا سکتے ہیں؛

حقیقی مفہوم کیا ہے

ان تینوں مفہوموں میں سے کونسا مفہوم حقیقی ہے؟ ڈاکٹر سر اقبال کا دعوےٰ ہے۔ کہ جو مفہوم انہوں نے پیش کیا ہے۔ وہ حقیقی ہے۔ باقی تاویلات رکیکہ ہیں۔ لہٰذا قابلِ قبول نہیں۔ مگر یہ دعوےٰ بلا دلیل اور ترجیح بلا مرجح ہے۔ نہ تو ڈاکٹر صاحب مامور من اللہ ہیں۔ کہ ان کی بات بلا دلیل بسر و چشم قبول کر لی جائے۔ اور نہ ہی آپ کو عربی ادب میں وہ مرتبہ حاصل ہے۔ کہ آپ کی سند کے آگے چون و چرا کی گنجائش نہ ہو۔ پس محقق کا حق ہے۔ کہ وہ ہر مفہوم کے مدعی سے دلیل مانگے۔ ذیل میں لغتِ عرب سے خاتم النبیین کی تحقیق پیش کی جاتی ہے۔

یہ مسلمہ بات ہے کہ جو ترجمہ محاوراتِ زبان کے مطابق ہو۔ وہی حقیقی ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی لغت کسی لفظ کے ایسے معنی بیان کرے۔ جس کی سند اہلِ زبان سے نہ ملے۔ تو وہ معنی ان معنوں کے مقابلہ میں رد کر دیئے جائیں گے۔ جن کی سند اہلِ زبان کی بول چال سے پیش کی گئی ہو؛

قرآن مجید کا دعوےٰ

قرآنِ مجید کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ عربی مبین میں نازل ہوا۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ جس طرح کلام مجید جملہ شرائع کا سرتاج ہے۔ ویسے ہی یہ عربی ادب کی بہترین کتب کا بھی سرتاج ہے۔ اور فصاحت و بلاغت میں بے نظیر ہے۔ اس کی شان میں خدا نے فرمایا تبیاناً لکل شیء نیز فرمایا لاریب فیہ۔

پس اس کی ہر بات غیر مبہم اور واضح ہے اور اس میں کسی قسم کا نقصان اور الجھن نہیں فرمایا ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔ دوسری جگہ بیان کیا۔ ولقد صرفنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل فابٰی اکثر الناس الا کفورا یعنی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کو عام فہم اور آسان بنایا ہے۔ تاکہ لوگ الجھنوں میں پڑ کر ہدایت سے محروم نہ رہ جائیں۔ اور ہر بات کو پھیر پھیر کر بیان کر دیا ہے۔ تاکہ مختلف مواضع میں ایک لفظ کا استعمال اس کے صحیح معنی سمجھنے میں ممد اور معاون ہو۔ اگر اس قدر سہولت کے باوجود فہم و تدبر اور تھوڑے سے کام نہ لے کر بعض لوگ اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو ان کی ناشکری ہے۔ یفسر بعضہ بعضاً بھی اسی طرف مشیر ہے۔

مندرجہ بالا سطور سے یہ نتائج نکلتے ہیں۔

(۱) قرآن کریم میں ایک لفظ ایک موقع پر جس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس موقعہ پر اس مفہوم کی ادائیگی کے لئے لغتِ عرب میں اس سے محکم تر یعنی زیادہ واضح اور صریح کوئی دوسرا لفظ ہرگز ہرگز نہ پایا جائے گا۔ اور اگر کسی انسان کے کلام میں اس مفہوم کے لئے ایسے الفاظ آئے ہوں۔ جو کثیر اور مختلف معانی کے محتمل ہوں۔ تو ان کے مختلف معانی میں سے جو معنی قرآن کریم میں مستعمل لفظ کے معنوں کے خلاف ہونگے وہ رد کر دیئے جائیں گے۔

(۲) قرآن کریم کے الفاظ یا آیات کا ترجمہ کرتے وقت ولقد صرفنا کے ماتحت اگر کوئی لفظ کئی مواضع پر قرآن کریم میں مستعمل ہونے کے باوجود مختلف المعانی تو کیا کثیر المعانی بھی ثابت نہ ہو بلکہ ایک ہی معنوں میں بار بار آئے۔ تو یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ اس لفظ کے وہی حقیقی معنی ہیں یا کم از کم قرآن کریم میں اس کے دوسرے معانی پر ان ثابت شدہ معنوں کو ترجیح دی جانی چاہیئے؛

احادیث کے الفاظ

جملہ اسلامی فرقوں کو مسلّم ہے۔ کہ احادیث نبوی (جو بالعموم روایت بالمعنی ہیں) میں خاتم النبیین کے مفہوم کو ہی آخر الانبیاء اور لانبی بعدہٗ کی صورت میں بیان کیا گیا ہے گر اوپر کے بیان شدہ اصول کے مطابق ماننا پڑے گا۔ کہ آخر الانبیاء۔ لانبی بعدہٗ اور خاتم النبیین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جس امر کا اظہار مطلوب ہے۔ اس کو خاتم النبیین ہی غیر مبہم اور احسن طور پر ادا کرتا ہے۔ باقی دونوں جملے (لانبی بعدی وغیرہ) ضرور اپنے اندر ایسے پہلو رکھتے ہیں۔ جن کی وجہ سے انہیں لاریب فیہ کی شان رکھنے والی کتاب میں نہیں لایا گیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے ان کثیر اور مختلف معانی کو مدنظر رکھتے ہوئے امت کو ریب اور شک سے بچانے کے لئے ہدایت فرما دی۔ کہ قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لانبی بعدہٗ (تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ مختلف المعانی اور متشابہ احادیث کو قرآن کریم کی محکم نص کے ماتحت کریں۔ تاکہ ہلاکت سے بچیں:۔

لغت سے خاتَم کے معنی

لغت کی کتب میں خاتَم (بفتح تا) کے معنے مُہر یا چھاپہ لگانے کا آلہ لکھے ہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں باب اتخاذ النبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتماً میں متعدد مقامات پر خاتَم کا لفظ آیا ہے۔ اور ہر جگہ بمعنی مُہر آیا ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے اراد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی الروم قیل لہ انھم لن یقرءوا کتابک اذا لم یکن مختوماً فاتخذ خاتماً من فضۃ:۔

ختم کے مشتقات

اسی طرح قرآن کریم میں ختم کے مختلف مشتقات بیان ہوئے ہیں۔ مگر ہر جگہ مُہر کے معنوں میں ہی یہ لفظ آیا ہے۔ مثلاً :۔

(۱) ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم ۔ ۱/۲

(۲) قل ارءیتم ان اخذ اللہ سمعکم وابصارکم وختم علیٰ قلوبکم من الٰہ غیر اللہ یاتیکم بہٖ ۔ ۷/۱۱

(۳) افرءیت من اتخذ الٰھہٗ ھوٰہ واضلہ اللہ علیٰ علم وختم علیٰ سمعہٖ وقلبہٖ وجعل علیٰ بصرہٖ غشاوۃ۔ فمن یھدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون۔ ۲۵/۱۹

(۴) الیوم نختم علیٰ افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون ۲۳/۳

(۵) ام یقولون افتریٰ علی اللہ کذباً۔ فان یشا اللہ یختم علیٰ قلبک ویمح اللہ الباطل۔ ویحق الحق بکلمٰتہٖ انہ علیم بذات الصدور ۲۵/۳

(۶) تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم یسقون من رحیق مختوم۔ ختٰمہٗ مسک۔ وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون۔ ومزاجہ من تسنیم عیناً یشرب بھا المقربون ۳۰/۸ ۔

(۷) وما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیءٍ علیما۔ ۲۲/۴

(خَتَمَ۔ نَخْتِمُ۔ یَخْتِمُ۔ خِتَامٌ مختومٌ۔ خَاتَمٌ یہ سب خَتْمٌ کے مشتقات ہیں)

اوپر بیان کردہ اصول نمبر ۲ کے رُو سے ایک ذی فہم انسان جب غور کرے گا۔ کہ سارے قرآن میں اللہ تعالےٰ نے لفظ ختم کو سوائے مُہر یا چھاپہ لگانے کے آلہ کے دوسرے معنوں میں استعمال ہی نہیں کیا۔ تو اس کو ماننا پڑے گا کہ کم از کم قرآن کریم میں خاتَم کے بجز مُہر یا چھاپہ کچھ اور معنے لینا خلاف منشاء خداتعالےٰ ہے:۔

اب رہا یہ امر کہ مُہر کا کیا کام ہے۔ ہمارے مخالفین کہتے ہیں۔ کہ مُہر بند کرنے کے کام آتی ہے۔ مگر یہ ایک دھوکا ہے۔ میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ مُہر کا حقیقی کام ہرگز ہرگز بند کرنا نہیں۔ بلکہ محض نقش پیدا کرنا ہے۔ ہاں ان نقوش سے مختلف فائدے حاصل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً تصدیق وغیرہ:۔

چند مثالیں

ذیل میں چند مثالوں سے اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے :۔

۱۔ ایک کارڈ جب ڈاک خانہ میں ڈالا جائے۔ تو لازم ڈاک خانہ اس پر مُہر لگاتے ہیں جس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اگر یہ جھگڑا پیدا ہو جائے۔ کہ یہ کارڈ کس تاریخ کو کس مقام سے چلا۔ تو مُہر کے نقوش جن میں تاریخ اور مقام کا اندراج ہوتا ہے۔ صحیح فیصلہ کرنے میں ممد ہوں۔ ورنہ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ آئندہ سلسلہ ڈاک بند ہو جائے گا۔ اور وہ کارڈ آخری کارڈ ہے۔ بعض لوگ یہ کہکر دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ جس کارڈ پر مہر لگ جائے وہ دوبارہ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ حالانکہ اس کے دوبارہ استعمال کو مانع مُہر نہیں۔ بلکہ ڈاک خانجات کا وہ قانون مانع ہے جس کی رُو سے ایک خط جب ایک ٹکٹ پر ایک دفعہ اپنے مکتوب الیہ کی طرف پہونچ جائے۔ تو پھر اسی ٹکٹ پر دوسرے مکتوب الیہ کی طرف نہیں جاسکتا۔ اگر محکمہ ڈاک آج یہ قانون بنائے۔ کہ ایک دفعہ کا مستعمل ٹکٹ دوبارہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تو مُہر کے نقوش ہرگز اس کے دوبارہ استعمال سے مانع نہیں ہوسکتے:۔

۲۔ دوسری مثال پارسل وغیرہ کی ہے وہاں بھی مہر کا کام بند کرنا نہیں۔ بلکہ نقوش پیدا کرنا ہے ایک چیز کو لکڑی کے بکس میں بند کرکے بکس کے پاسوں کو فولادی میخیں لگا کر میخوں کے سروں پر مہر لگا دی جائے۔ اور ایک دوسری چیز کو اسی طرح کے بکس میں اسی طرح میخوں سے بند کرکے بکس کے اوپر کپڑا چڑھا کر خوب اچھی طرح سلائی کر دی جائے۔ پھر سلائی پر جابجا گرم لاکھ ڈال دی جائے۔ مگر اس پر مُہر نہ لگائی جائے۔ اب کیا کوئی دیانت دار آدمی کہہ سکتا ہے۔ کہ ان دونوں پارسلوں میں سے پہلا پارسل محض نقوشِ مہر کی وجہ سے زیادہ مضبوطی سے بند ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ مہر کا کام بند کرنا نہیں۔ بلکہ اصل مقصد نقوش پیدا کرکے تصدیق وغیرہ کا فائدہ حاصل کرنا ہے:۔

مہر کی غرض تصدیق ہوتی ہے

۳۔ خطوط اور پروانجات پر بھی مُہر تصدیق کی غرض سے لگائی جاتی ہے۔ ورنہ مُہر کو یہ طاقت نہیں۔ کہ کسی کا ہاتھ پکڑ کر آئندہ کمی بیشی کرنے سے روک سکے۔ ہر شخص دیانت داری سے تصور اور غور کی آنکھ سے مُہر لگانے کے فعل کو دیکھے۔ کیا کاغذ پر سیاہی سے مہر لگاتے وقت یا گرم لاکھ پر مہر رکھتے وقت اس کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ مہر کو کاغذ پر یا گرم لاکھ پر رکھکر دبانے سے کیل پتی یا قفل لگ جائیگا۔ یا یہ کہ اس طرح کاغذ یا لاکھ پر مہر کے نقوش پیدا ہو جائیں گے۔ اگر مہر سے قفل کا لگ جانا کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ تو مُہر لگانے کے معنے بند کرنے کے لینا خواہ مخواہ کی ضد نہیں۔ تو اور کیا ہے:۔

پس واضح ہو کہ مہر کا کام صرف نقوش پیدا کرنا ہے۔ اور یہ بالکل الگ امر ہے کہ مہر لگانے والا اُن نقوش سے کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آج کے دن تک کسی جگہ بھی مُہر کو بند کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا گیا۔ اور یہ استقرائی دلیل ہماری تائید کے لئے کافی ہے۔

قرآن کریم بھی ختم کے معنے نقش پیدا کرنے اور چھاپنے کے بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم کو دوسری جگہ طبع اللہ علیھا بکفرھم سے ادا کرکے ختم کے معنے طَبَعَ بیان فرمائے۔ طبع کے معنے ہر ذی علم جانتا ہے۔ کہ چھاپنے کے ہیں۔ مثلاً یہ کتاب فلاں مطبع میں طبع ہوئی۔ یعنی وہاں چھپی:۔

نوٹ:۔ ایک لفظ طبعٌ بسکون الباء ہے۔ جس کی ماضی طَبَعَ ہے۔ اور مضارع یَطْبَعُ ہے (باب فتح یفتح) اس کے معنے چھاپنے اور نقش پیدا کرنے کے ہیں۔ دوسرا لفظ طبعٌ بالتحریک اس کی ماضی طَبِعَ۔ اور مضارع یَطْبَعُ (باب سمِع یسمَعُ) ہے اس کے معنے میل اور زنگ لگنے کے ہیں۔ دونوں کی ماضیوں میں فرق ہے۔ مگر مضارع کا صیغہ ایک طرح کا ہے۔ قرآن کریم نے خَتَمَ کے مقابل پر طَبِعَ نہیں رکھا بلکہ طَبَعَ رکھا ہے۔ جس کے معنے چھاپنے اور نقش پیدا کرنیکے ہیں۔ لغت کی کتاب صراح نے اسی کی تائید کی ہے:

ایک اعتراض اور اسکا جواب

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے۔ کہ اگرچہ خَتَمَ کی بجائے طَبَعَ کا لفظ قرآن میں آیا ہے۔ جس کے معنی نقش پیدا کرنے اور چھاپہ لگانے کے ہیں۔ مگر خَتَمَ اور طَبَعَ والے مضمون کو بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون ۳۰/۹ سے بھی تو بیان کیا گیا ہے۔ حالانکہ رَینَ کے معنی زنگ اور میل کے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ختم کے معنی زنگ اور میل لگانے کے نہ کئے جائیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ کفار اور مشرکین کو جو نجسٌ یعنی ناپاک قرار دیا گیا ہے۔ تو ان کے کفریہ اور مشرکانہ عقائد اور اعمال کی وجہ سے قرار دیا گیا ہے۔ ورنہ اگر ان کے گوشت پوست نجس ہوتے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ ایمان لانے کے بعد بھی ایک مشرک نجس کہلاتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ قدرت کی مہر سے عادی اور ضدی کفار اور مشرکین کے دلوں پر ان کے کفریہ اور مشرکانہ عقائد اور اعمال کے اثرات یا نقوش پیدا کر دیتا ہے۔ فطرت انسانی کی طرح دل بھی فطرتاً پاک ہوتا ہے۔ ایسی پاک چیز پر نجس اعمال کے نقوش کو اللہ تعالیٰ نجاست اور زنگ سے تعبیر کرتا ہے۔ پس رَانَ بمعنی خَتَمَ نہیں۔ بلکہ ختم اور طبع میں تو نقوش کے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اور رَانَ میں ان نقوش کی ماہیت کا بیان ہے۔ یعنی وہ نقوش نیک اعمال کے نہیں۔ جو فطرت انسانی کی پاکیزگی کو چار چاند لگا دیتے ہیں بلکہ گندے اعمال کے نقوش ہیں۔ جن کا اثر فطرت کو اپنی پاکیزگی کا تقاضا پورا کرنے سے روکتا ہے۔ گویا یہ نقش بطور زنگ اور میل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک دل کے متعلق یختم علیٰ قلبک ۲۵/۴ میں ختم کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مگر ران کا لفظ ہرگز استعمال نہیں ہوا۔

مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت

ایک اور بات بھی قابلِ نوٹ ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ایک چیز کو دوسری چیز سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ تو بسا اوقات مشبہ کو مشبہ بہ سے صرف ایک ہی امر میں مشابہت ہوتی ہے۔ مثلاً "زید شیر ہے"۔ اس فقرہ میں زید کی شیر سے مشابہت بیان کی گئی ہے مگر زید کو شیر کے جملہ لوازمات مثل۔ دم، پنجوں ایال بہادری وغیرہ میں سے صرف بہادری میں مشابہت ہے۔ نہ کہ کلی طور پر۔ مگر زید کی صفت شجاعت کے بیان کی وجہ سے شیر کی کثیر صفات ولوازمات میں سے صرف شیر کی بہادری کو مختص طور پر بیان کرنا اور دیگر صفات اور لوازمات کا ذکر تک نہ کرنا اس امر کو ہرگز مستلزم نہیں۔ کہ شیر میں باقی صفات اور لوازمات ہیں ہی نہیں۔ بلکہ تشبیہ لگانے والا باوجود شیر کی جملہ صفات کا علم رکھنے کے محض عمداً صرف ایک صفت کا ذکر کرتا ہے اسی طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم میں کسی مقام پر کسی شخص یا قوم کے افعال کو مہر لگانے کے عمل سے مشابہت دی گئی ہو۔ مگر درحقیقت مشابہت کلی مقصود نہ ہو۔ بلکہ مہر لگانے کی process یعنی عمل کے کثیر لوازمات مثل مہر کا آلہ لگانے والا فاعل لاکھ وغیرہ نقوش کا پیدا ہونا اور بعدہٗ لاکھ کا سرد پڑ کر دوسرے نقوش کے ناقابل ہو جانا وغیرہ وغیرہ میں سے صرف ایک بات میں مشابہت کا بیان مطلوب ہو۔

ختم اللہ علیٰ قلوبھم کا مطلب

مندرجہ بالا نوٹوں کی روشنی میں اگر تدبر سے کام لیا جائے۔ تو قرآن کریم کے ان مقامات کا صحیح ترجمہ کرنے میں جہاں لفظ ختم استعمال ہوا ہے۔ ذرا بھی دقت پیدا نہ ہوگی۔ مثلاً (۱) ان الذین کفروا سواء علیھم ..... ختم اللہ علیٰ قلوبھم ... الآیۃ کا یہ مفہوم ہوگا کہ ایسے کافروں پر بوجہ سالہا سال سے کفر پر بضد ہونے کے تیرا انذار یا ترک انذار برابر ہو رہا ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ قانونِ قدرت نے ان کے کفریہ اعمال کو ان کے دلوں پر نقش کر دیا ہے اور چونکہ دیر تک انہوں نے ان برے نقوش کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اب دل سخت پڑ گئے ہیں۔ اور نقوش بھی پکے ہو گئے ہیں۔ اور جب تک عذاب کی آگ سے گرم ہو کر لاکھ کی طرح دل دوبارہ نرم نہ ہونگے ان میں نیکی کے اثرات قبول کرنے کی قابلیت نہ آئے گی

۷/۱۱ اور ۲۵/۱۹ کے حوالجات سے جو آیات بیان ہوئی ہیں۔ ان کا ترجمہ بھی اسی طرح کا ہے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں ختم اللہ علیٰ قلوبھم کی یوں تشریح کی ہے۔

"ہم نے وہ استعدادی کی کیفیت ان کے قلوب وغیرھا میں پیدا کر دی۔"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔

"اس میں خدا کے مہر لگنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ جب انسان بدی کرتا ہے۔ تو بدی کا نتیجہ اثر کے طور پر اس کے دل پر اور مونہہ پر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے۔"

(خزینۃ العرفان)

قیامت کے دن ہاتھوں اور پاؤں کا شہادت دینا

دوسری آیت جس میں بعض لوگ الجھن محسوس کرتے ہیں۔ یہ ہے الیوم نختم علیٰ افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون ۲۳/۴ بعض لوگوں نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ اس دن ہم ان کے مونہہ بند کر دیں گے۔ اور ہاتھ بولیں گے ..... الخ حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ یہاں بما کانوا یکسبون میں بتایا گیا ہے کہ جو جو افعال جن جن اعضا سے سرزد ہوئے ہیں۔ ان کے اثرات انہی اعضا پر ظاہر کئے جائیں گے۔ نختم علیٰ افواھھم جو کچھ مونہہ سے سرزد ہوا۔ ہم اس کے نقوش مونہہ پر پیدا کر دیں گے۔ تکلمنا ایدیھم جو کچھ ہاتھوں نے کیا۔ اس کو ہاتھ ہمارے سامنے ظاہر کر دیں گے یعنی اس کے اثرات ہاتھوں پر ہوں گے۔ اسی طرح پاؤں کا معاملہ ہے تکلم لفظ جب بے زبان اور بے جان اشیاء کے لئے آئے۔ تو خواہ مخواہ تکلف سے اس کے معنی بولنے کے کرنا غلطی ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ یعنی ظاہر کرنے کیلئے آ چکا ہے۔ ام انزلنا علیھم سلطاناً فھو یتکلم بما کانوا بہ یشرکون کیا ہم نے ان پر کوئی زبردست دلیل نازل کی ہے۔ جس نے ان پر ظاہر کیا۔ کہ یہ شرک کریں۔ مونہہ کے بند کرنے کے خلاف اور ہمارے ترجمہ کے حق میں خود قرآن مجید کا فیصلہ سورۃ نور میں موجود ہے۔ فرمایا یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون۔ اتمام حجت کی غرض سے مونہہ کا بند کرنا تو کجا۔ کھال۔ آنکھ۔ کان تک گواہی دیں گے۔ ملاحظہ ہو تشھد علیھم سمعھم وابصارھم وجلودھم

بخوف طوالت میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ مجھے کامل امید ہے کہ اوپر کے بیان کردہ اصول کو مدنظر رکھنے سے ہر محقق اسی نتیجہ پر پہونچے گا۔ کہ قرآن کریم میں لفظ ختم کا استعمال مہر یا چھاپہ لگانے کے معنوں میں ہی ہوا ہے ؛

خاتم النبیین کے دو مفہوم

اس تحقیق سے خاتم النبیین کے معنی "نبیوں کی مہر" ہوئے۔ جس کے دو مفہوم لئے جا سکتے ہیں۔ اول وہ مہر جو انبیاء کی ملوکہ ہے۔ مگر یہ معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف ہیں۔ دوم وہ مہر یا چھاپہ جس میں نبیوں کے نقوش کندہ ہیں۔ جس چیز پر یہ مہر لگے گی۔ اس پر نبیوں کا نقش لگ جائے گا۔ جیسے بنکوں یا دیگر دفاتر کی مہروں کے نام ان میں منقش شدہ الفاظ کے لحاظ سے رکھے جاتے ہیں۔ مثلاً جس مہر کے لگانے سے "TO PAY" لکھا جائے۔ اسے "TO PAY" کی مہر اور جس کے لگانے سے بعض ہندسے یعنی ۱۔ ۲۔ ۳ وغیرہ لکھے جائیں اسے نمبروں کی مہر اور جس کے لگانے سے کسی سٹیشن یا شہر کا نام لکھا جائے۔ مثلاً ہوڑہ ملتان۔ لاہور۔ اسے ہوڑہ کی مہر۔ ملتان کی مہر۔ لاہور کی مہر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو النبیین کی مہر قرار دیا گیا۔ یہ مفہوم نہ تو عقل کے خلاف ہے۔ نہ لغت کے۔ نہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے۔ اور نہ ہی قرآن کریم کی کسی آیت کے خلاف ہے ؛

جملہ انبیاء کے نقوش کی جامع مہر

اس دوسرے مفہوم کے آگے پھر دو مفہوم لئے جا سکتے ہیں۔ اور وہ دونوں ہی صحیح ہیں (۱) اول یہ ہے۔ کہ خاتم النبیین میں النبیین سے حضرت آدمؑ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک کے جملہ انبیاء مراد ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان سب کے خاتم ہوں۔ یعنی ایسی مہر یا چھاپہ کہ جس میں ان جملہ انبیاء کے کمالات منقش ہوں۔ ایک جگہ آدمؑ کا نقش۔ دوسری جگہ نوحؑ کا پھر ابراہیمؑ پھر موسےٰؑ اور عیسےٰؑ وغیرھم من الانبیاء علیہم السلام کا نقش ہو۔ ایسی مہر کے جس حصہ کے نیچے کاغذ آئیگا صرف اسی حصہ کا نقش کاغذ پر چھپ جائیگا۔ مثلاً اگر کاغذ اس مہر کے اس حصے کے نیچے آئیگا جہاں آدمؑ لکھا ہے تو صرف آدمؑ کا نام کاغذ پر لکھا جائیگا۔ باقی نام نہ لکھے جا سکیں گے۔ لیکن جس قدر زیادہ کاغذ مہر کے نیچے آئیگا۔ اسی قدر زیادہ نام اس پر لکھے جائیں گے۔ اور اگر کوئی کاغذ کامل طور پر اس کے نیچے آجائیگا۔ تو اس پر جملہ نام منقش ہو جائینگے۔ یعنی مہر کا بروز کامل پیدا ہو جائے گا۔ اب سفید کاغذ کی بجائے پاک باطن امتی اور مہر کی بجائے اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا جائے۔ تو نتیجہ یہ نکلیگا۔ کہ کوئی امتی جتنی اتباع کرے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کا اتنا ہی نقش لے لیگا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس امت کے مجددین میں سے کوئی کسی ایک نبی کا مثیل بنا۔ کوئی دو کا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے کامل بروز خاتم النبیین بنکر جملہ انبیاء کے کمالات کو بروزی طور پر اپنے اندر لے کر وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ کی مجسم تصویر بنے۔ بلکہ ان کمالات کے بھی مظہر اتم ٹھیرے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں تھے۔

نوٹ:۔ عرف عام میں چونکہ نقش مہر کو بھی مہر ہی نامزد کیا جاتا ہے اس لئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل بروزی طور پر محمدؐ کہلایا ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبےٰ باشد

اسی حقیقت کو بیان کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ (باقی)

(خاکسار محمد حسین خان از سکھر سندھ)

مسئلہ قضاء و قدر کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ

۱۶ اپریل مجلس ارشاد قادیان کے ہفتہ وار اجلاس میں جناب مولوی غلام نبی صاحب مصری مدرس مدرسہ احمدیہ نے عربی زبان میں مسئلہ قضاء و قدر پر ایک تقریر کی۔ جس کا ضروری خلاصہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

میں محترم جناب میر محمد اسحٰق صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں آج عربی زبان میں کچھ کہنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ حالانکہ میں اردو زبان میں بولنے کی بھی مہارت نہیں رکھتا۔ چہ جائیکہ عربی میں کچھ بولوں۔ لیکن امتثال امر میں چند باتیں بیان کر دیتا ہوں۔

دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ کی نظر ہے۔ اور جو معاملات بندوں میں ہو رہے ہیں۔ خواہ جبراً ہوں یا طوعاً۔ اس کی قضاء و قدر کے اندر ہیں۔ جو کام ہمارے سامنے ہے اور ہم اس کے کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر اس پر کسی نے جبر کیا ہے۔ اور کرنے والا اس کو ناخوشی سے کرنے لگا ہے تو اس کے نتیجہ میں یا تو نفرت پیدا ہوگی۔ یا ہو سکتا ہے۔ کہ محبت پیدا ہو جائے نفرت تو ظاہر ہے۔ کہ اگر مجبور نے اپنے اس کام میں کوئی شخصی فائدہ یا قومی فائدہ بھی پایا ہو۔ مگر اس کا دل اس کام میں پورا منشرح نہ ہو۔ کسی واقعی یا وہمی نقصان کو مدنظر رکھکر تو اپنے دل میں نفرت بڑھانے میں لگا رہے گا۔ لیکن محبت پیدا ہونے کی بھی ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ کرنیوالے کی ذہنیت بدل جائے اور اس میں قربانی کا مادہ موجزن ہو جائے۔ اور وہ پبلک فائدہ یا شخصی نفع پر نگاہ رکھنے کو نیکی خیال کرے۔ اور دل کو سمجھائے۔ کہ اگرچہ تیرا اس میں واقعی یا خیالی نقصان ہے۔ مگر فائدہ شخصی یا عمومی یقینی ہے۔ تجھے اس نقصان کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسی صورت میں محبت اس کے دل میں ترقی کرے گی۔ اور مجبور اس ہستی کا شکر گزار ہوگا۔ کہ جس نے اس کی کم مایگی کو دیکھتے ہوئے اور کم بضاعتی کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کام کا اہل محسوس کر کے اس کام کی طرف اس کو متوجہ کیا میں اپنے اس خطاب میں اس نکتہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے بندوں میں جب دیکھتا ہوں۔ کہ ایک کم علم والا اپنے سے بڑے عالم کے کسی امر میں اس قدر حکمت محسوس کرتا ہوا اس کی اطاعت میں مصروف ہو جاتا ہے۔ تو سوچتا ہوں کہ انسان اس حی و قیوم عالم الکل وجود کو کیوں نہ اپنا معتمد علیہ بنا لے۔ اور کیوں سارا بھروسہ اس پر نہ کرے۔ ایک یتیم بچے کی والدین سے جدائی دیکھکر جب ایک شخص اپنے دل کے اندر غم و غصہ کے جذبات پاتا ہے۔ کہ خدا نے (نعوذ باللہ) اس بچہ پر کتنا ظلم ڈھایا ہے۔ تو دوسرا شخص اس بالاہستی کے بہت سے پُر اسرار کام دیکھتا ہے۔ اور محو حیرت ہو جاتا ہے۔ کہ دیکھو فلاں یتیم کے ساتھ اور بھی کئی یتیم ہمیں نظر آتے ہیں۔ ایک کو تو اس کے اقارب میں سے کسی نے اپنے ساتھ ملایا۔ اور اس کے خورونوش اور دوسری ساری ضروریات کا متکفل ہو گیا۔ مگر اس کے ساتھ ایک دوسرا یتیم ہے۔ جسے اس یتیم جیسی فارغ البالی تو نہ ملی۔ مگر کچھ اندوختہ والدین سے قوت لایموت پا کر اور کچھ دوسرے ہمسایوں کی نظر شفقت سے متمتع ہو کر زمانہ کی سرد گرم ہوا چکھتا ہوا بڑھا۔ کچھ علم مجلسی حاصل کر گیا۔ اور قدرے پڑھائی و خط و کتابت سے بہرہ اندوز ہو گیا۔ اور اس پہلے یتیم سے کہیں اونچا مرتبہ پا گیا۔ اور قدرے مخلوق میں اعتماد حاصل کر گیا۔ اور دنیا میں اس پہلے یتیم سے کم نہ رہا۔

مگر ایک تیسرا یتیم نظر آتا ہے۔ جس کو پڑھائی اور دوسرے سامان آسائش بھی نصیب ہو گئے۔ اور اس کو کسی قریبی نے بیاہ دیا۔ گھر در والا بنا دیا۔ مگر بالکل جاہل رہا۔ زمین پائی۔ زمین کی خدمت کی زمین میں ہی مل گیا۔

لیکن ایک اور یتیم جس سے اس کے چچوں نے سلوک کیا اور نہ خالات و عمات نے ابراز و اخ بنایا۔ بلکہ کہیں نکل گیا۔ تو جہاں اس نے بعض دُنیاوی گزارہ کے علوم حاصل کئے۔ وہاں علوم الٰہیہ سے بھی اچھا خاصہ حصہ لیا۔ تو دیکھو اس یتیم سے بظاہر کیسی بدسلوکی ہوئی۔ اور کوتاہ بین نگاہوں کو شروع شروع میں کس قدر اس یتیم کی مظلومی کا خیال آیا ہوگا۔ لیکن اللہ تعالےٰ علیم و خبیر ہستی نے اس یتیم کو ترقی دی اور اب ہر وقت اسے یہ خیال رہنے لگا۔ کہ خدا نے مجھے میرے ہمسروں پر کیسی فضیلت دیدی ہے۔

جاہل انسان قضا و قدر کا مفہوم نہ سمجھکر ہر وقت جہنم میں رہتا ہے۔ حالانکہ ہر مصیبت جو انسان پر آتی ہے۔ مولا کریم اس کو نعمت بنا دیتا ہے۔ ایک اندھا جب اندھا ہو جاتا ہے۔ تو اس کے ماں باپ اور دوسرے اقارب کتنی بڑی مصیبت خیال کرتے ہیں۔ وہ اندھا خود بھی سوچتا ہوگا تو یہ مصیبت اس کو بے چین کرتی ہوگی۔ مگر اس کے ساتھ ہی جب وہ کسی مسجد میں لے جایا گیا ہوگا اور وہاں کوئی تو قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہوگا اور کوئی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے دریا میں سے گزرنے کے واقعہ پر غور و خوض کر رہا ہوگا۔ اور کوئی دوسرے علوم بیان کر رہا ہوگا۔ تو وہ اندھا ہر مجلس میں قسم قسم کے افکار میں مستغرق ہوگا۔ لیکن جب وہ کچھ حاصل کر لیگا۔ تو وہی اندھا اگر کسی گوریا کی اولاد سے ہے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ کسی بیابان کے ریوڑ اور کمبل اور شدت کی گرمی پر انکار دوڑائے۔ قوموں کو گمراہی سے نکالنے اور بیابان ضلالت میں پڑے ہوؤں کی نجات کے فکر میں سرگردان رہ کر اپنے دل میں انتہائی راحت محسوس کرے گا۔

فیصلہ ہائیکورٹ

مقدمہ سرکار بنام مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری بزبان ...

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان

حکومتِ جاپان کے داخلی اور خارجی اہم سیاسی معاملات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

ہرو تا کابینہ کا طرزِ عمل

بیان کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم ہروتا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ آئندہ کابینہ کے اجلاس ہائے پرِیوی کونسل کے طریق کو زیادہ مکمل طور پر اختیار کریں تا حال جاپانی حکومت کا دستور عام طور پر یہ چلا آیا ہے۔ کہ جو پارٹی کابینہ بنائے اسی کے خیالات زیادہ تر پالیسی پر اثر انداز ہوتے۔ نیز بحری و بری دفاعی امور اور بیرونی ممالک کے ساتھ تعلق رکھنے والی باتیں یا دوسرے ایسے ہی اہم معاملات صرف چار یا پانچ وزیر آپس کے صلاح مشورے سے طے کر لیا کرتے۔ مسٹر ہروتا کا خیال ہے۔ کہ آئندہ تمام معاملات پوری کابینہ کے سامنے پیش ہوا کریں۔ اور کابینہ کے ہر ممبر کے خیالات پر پورا غور کیا جایا کرے۔ حتیٰ کہ وہ یہاں تک جاتے ہیں۔ کہ ان کے اپنے خیالات کی بھی یہی حیثیت سمجھی جائے کہ وہ کابینہ کے ایک ممبر کے خیالات ہیں۔ اور بوقت غور ان کے خیالات کو دوسرے وزراء کے خیالات پر کوئی ترجیح نہ ہو۔

اخبارات کے تین سو نامہ نگاروں کو دعوت

وزیر اعظم نے ۲۵ مارچ کو بیرونی اخبارات کے قریباً تین صد نامہ نگاروں کو چائے کی دعوت دی۔ اسی تقریب کے دوران میں سوالات کے جواب میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ وزارت خارجہ کا چارج لینے کے بعد جو انہوں نے ایک موقع پر یہ کہا تھا۔ کہ جب تک وہ خارجی امور کا بستہ سنبھالے ہوئے ہیں جاپان کسی جنگ کی الجھن میں نہیں پڑے گا۔ وہ اب بھی ان کے خیالات اور ارادوں پر اسی طرح صادق آتا ہے۔ جیسا اس وقت۔ صرف اتنے فرق کے ساتھ کہ اب بجائے یہ کہنے کے کہ جب تک وہ خارجی امور کا بستہ سنبھالے ہوئے ہیں یہ کہنا ہوگا کہ جب تک وہ وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ جاپان کی خارجی پالیسی میں کوئی تغیر و تبدل ان کے مدنظر نہیں ہے۔ اور کہا کہ مثبت خارجی پالیسی سے مراد یہ ہے کہ وہ دیرینہ لٹکے ہوئے مختلف معاملات کا فیصلہ کرنے میں سرعت کو کام میں لائیں گے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے نامہ نگاروں سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت مجھ پر یہ نکتہ چینی ہو رہی ہے کہ میں معاملات کو سلجھانے میں بہت مدھم رفتار سے چلتا ہوں۔

چین کے متعلق جاپان کے تین نظریے

چین کے متعلق انہوں نے بیان کیا کہ جاپان اب بھی اپنی پالیسی کو تین اصولی نظریوں پر معمول کرنے کا متمنی ہے۔ مگر انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ وہ یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جاپان کے یہ تین اصولی نظریے کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس کو مطالبات کا نام دیا جا سکے۔ بلکہ وہ صرف نظریے ہیں جن کو جاپان چین کے ساتھ پائیدار صلح و آشتی کے لئے گفت و شنید میں مدنظر رکھنا چاہتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جاپان بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس میں شمولیت پر رضامند ہو جائے گا۔ بشرطیکہ دوسری طاقتیں اس کانفرنس کے انعقاد اور اس میں پیش ہونے والے تمام ضروری معاملات کے بارہ میں سچے طور پر گہرا غور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

وزیر عدالت کی ہدایات

وزیر عدالت نے اپنے محکمہ کے سرکردہ کارکنوں کو ہدایات دیتے وقت زور دیا۔ کہ ایسی کارروائیاں جو بعض لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر کرنے لگ جاتے ہیں ان کا سختی سے انسداد کرنا چاہیئے اور سرکاری محکموں میں سے رشوت کا استیصال کر دینا چاہیئے۔ اور تمام ایسے جرائم کا جن کی بناء وہ خیالات ہیں جو ملک کے قدیم دستور اساسی کے خلاف بعض کوتاہ اندیش لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہو گئے ہیں۔ نیز انہوں نے بیان کیا کہ ان کے نزدیک مناسب اور ضروری ہے کہ عدالت کی آزادی مکمل طور پر برقرار رکھنے کی کوشش کی جائے۔ عدل و انصاف کے مقتضیات کا پورا پورا اور اعلیٰ احساس اس محکمہ کے کارکنوں کے دل میں پیدا کیا جائے۔ محکمہ عدالت میں اصلاحات کے بارہ میں غور و خوض کے لئے ایک مستقل کمیٹی مقرر کی جائے۔ اور اسی طرح ایک اور کمیٹی مقرر کی جائے۔ جس کا کام personnel کے ساتھ تعلق رکھنے والے اہم معاملات میں مشورہ دینا ہو۔ اور یہ کہ مقدمات کی سماعت میں تیزی سے کام کیا جائے وغیرہ وغیرہ

بحری محکمہ کی کوشش

کابینہ کو اپنی پالیسی طے کرنے کے کام میں مدد دینے اور سہولت پیدا کرنے کی غرض سے بحری محکمہ نے بھی فوجی محکمہ کی طرح اپنے خیالات مرتب کر کے پیش کئے تھے۔ جن امور پر یہ خیالات حاوی ہیں وہ بہت دور رس اور ان کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ بعض ان میں سے یہ ہیں۔ National Mobilization کے لئے تمام ضروری تیاریاں۔ بحری باربرداری کے سلسلہ میں کوئی ایسی پالیسی جس سے بحرالکاہل میں جاپان کی ترقی مقصود ہو۔ معدنی تیل کے متعلق تسلی بخش پالیسی (جس میں ان باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہو یعنی مصنوعی تیل کی دریافت اور طریق ساخت کے لئے تحقیقات۔ تیل کی موجودہ کانوں کو ترقی دینا اور مزید کانوں کے Concessions حاصل کرنا۔ تیل پر محصولات کے سوال پر ضروری غور۔ اور تیل کے خرچ پر پابندیاں) ہوائی جہازوں کی صنعت اور سول پرواز کی ترقی اور ہمت افزائی۔ تمام ان سامانوں پر اور اشیاء پر حکومت کا اختیار اور تسلط جو دفاعی انتظامات کے لئے ضروری ہیں۔ ملک کی بڑی بڑی مصنوعات پر حکومت کا تصرف۔ جو اشیاء جاپان اس وقت غیر ملک سے حاصل کرتا ہے ان کے مہیا و میسر کرنے کے متعلق کوئی دور اندیشانہ پالیسی اعلیٰ ماہی گیر کشتیوں کی حفاظت اور حوصلہ افزائی۔ مالیات میں مستقل پالیسی (محصولات عائد کرنے کے سسٹم پر غور۔ ملک کے محاصل میں اضافے کی ضرورت اور ساتھ گورنمنٹ Bonds کی مقدار گھٹانے کی پالیسی کا ترک) حکومت کے بعض اداروں میں رد و بدل اور بعض کو بند کر دینا۔ تعلیمی انتظامات کی اصلاح (جاپانی روح کو آبادی میں ترقی دینا۔ انقلاب آمیز خیالات کا استیصال۔ اور بیرونی تعلقات کے دائرے میں شمال کی حفاظت اور جنوب کی سمت با امن طریق کے ذریعہ پیش قدمی ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے خوشگوار تعلقات بذریعہ اس ملک کو ہمیشہ یہ یاد دلاتے رہنے کے کہ اس کو مشرق میں اپنی امیدوں اور ارادوں کو تمام کر رکھنا چاہیئے۔ اور برطانیہ کلاں کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار رکھنے کی سعی و اتحادِ عمل اور ایک دوسرے کے حقوق اور مال کا خیال رکھنے کے ذریعہ سے

مالی امور کے متعلق گورنمنٹ کا بیان

مالی امور کے بارہ میں گورنمنٹ کو ایک تسلی آمیز بیان شائع کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ بعض افواہوں کے گرم ہونے کی وجہ سے مالی حلقوں میں بے چینی پیدا ہونے لگی تھی۔ یہ افواہیں ٹیکسوں میں اضافے اور بجلی کی تیاری کی صنعت کو حکومت کے قبضہ قدرت میں لے لینے پر مشتمل تھیں۔ سرکاری بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ مالیات کے بارہ میں اپنے خیالات اور پروگرام بیان کرنے میں احتیاط کو کام میں لا رہی ہے۔ اور یہ کہ بے چینی پیدا ہونے سے بچنے کے لئے مالی حلقوں کو چاہیئے کہ صرف ذمہ وار منبعوں سے نکلنے والی خبروں کو سچا سمجھیں۔ اور افواہوں پر دھیان دے کر پریشان نہ ہوں۔

بھاگل پور میں یوم التبلیغ

۲۹ مارچ بھاگلپور اور اس کے مضافات میں

سندھ میں ایک اسسٹنٹ ایجنٹ کی فوری ضرورت

سندھ میں کام کرنے کے لئے احمد آباد سندھ جیکٹ کو ایک اسسٹنٹ ایجنٹ کی ضرورت ہے جو سندھ میں ایجنٹ کے ماتحت جدید رقبہ جات کے حصول کے فرائض سرانجام دے سکے۔ آدمی ایسا ہونا چاہیئے جو خوب چست اور ہوشیار ہو۔ افسران کے ساتھ ملاقات کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ انگریزی بھی لکھ اور بول سکتا ہو کسی قدر زمینداری قانون سے واقف ہو۔ اس بات کو سمجھ سکتا ہو کہ کونسا رقبہ خریدنا یا ٹھیکہ پر لینا مفید ہو سکتا ہے دیگر زمینداری کام سے بھی واقف ہو۔ اور صحت اچھی ہوتا کہ سفروں کی مشقت آسانی کے ساتھ برداشت کر سکے۔ عام حالات میں زمیندار خاندان کے گریجوایٹ کو ترجیح دی جائیگی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر جلد ارسال کریں۔ اور درخواست میں اپنے حالات درج کرنے کے علاوہ یہ بھی لکھ دیں۔ کہ انہیں کم سے کم کیا تنخواہ منظور ہوگی۔"

سیکرٹری احمد آباد سندھ جیکٹ قادیان

ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو کی آمد

اہل ہند کی فلاح و بہبود میں سرگرم عمل رہنے کا وعدہ

بمبئی ۱۷ اپریل۔ ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو کو خوش آمدید کہنے کے لئے بمبئی کے لوگ آج علی الصبح باب الہند کے پاس جمع ہو گئے۔ کئی ایک والیان ریاست زرق برق پوشاکیں پہنے کھڑے تھے۔ غیر ممالک کے سفرا اور حکومت بمبئی کے تمام اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔ پونے سات بجے صبح باب الہند سے ایک دخانی کشتی جہاز سٹریتھمور کی جانب روانہ ہوئی۔ اس میں حکومت بمبئی کا چیف سکرٹری۔ وائسرائے کا ملٹری سیکرٹری۔ اور گورنر بمبئی کا ملٹری سکرٹری تھا۔

وائسرائے کی آمد

یہ دفد جہاز میں سوار ہوا۔ ان کے جانے سے آدھ گھنٹہ بعد لارڈ لنلتھگو اپنی بیگم کے ہمراہ جہاز سے اتر کر دخانی کشتی میں سوار ہو کر باب الہند کی سیڑھیوں کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت ہندوستان کے بحری جنگی جہازوں نے جو آس پاس لنگر انداز تھے۔ توپوں کی سلامی اتاری۔ جب وائسرائے نے زمین پر قدم رکھا۔ اکتیس توپوں کی سلامی اتاری گئی باب الہند کی سیڑھیوں پر گورنر بمبئی ان کی بیگم صاحبہ۔ مہاراجہ کشمیر مہاراجہ کولہاپور اور متعدد دیگر والیان ریاست اور اعلیٰ سرکاری حکام نے وائسرائے کا استقبال کیا۔ وائسرائے نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔

مختلف اضلاع سے کاشتکاروں کی آمد

وائسرائے کی خواہش کے مطابق بمبئی کے ارد گرد کے پانچ اضلاع سے کاشتکاروں کے پچیس نمائندے آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی وائسرائے نے آتے ہی کاشتکاروں کے نمائندوں سے ملاقات کی ہو۔ وہ کاشتکار جو دو روز پہلے دیہات میں ہل چلا رہے تھے علی الصبح باب الہند کے پاس ایک خاص چبوترے پر مقیم تھے۔ کولابا۔ ناسک۔ پونا۔ تھانہ اور سورت کے اضلاع سے پانچ پانچ کاشتکار بلائے گئے تھے۔ لارڈ لنلتھگو نے ان سرکاری حکام سے جو آپ کے ارد گرد جمع تھے۔ کاشتکاروں کے متعلق استفسار کیا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ایک کاشتکار نے ملاقات کی۔ اس نے بیان کیا کہ ہندوستان کے کاشتکاروں کو خوب معلوم ہے کہ "لاٹ صاحب" کو کاشتکاروں کے معاملات کا خوب علم ہے اور وہ ہمارے معاملات میں بہت دلچسپی لیتے ہیں ہمیں پختہ یقین ہے۔ کہ وہ ہماری حالت کو سدھارنے میں ہر ممکن کوشش عمل میں لائیں گے۔ نئے وائسرائے نے ان کاشتکاروں کے سامنے مختصر سی تقریر کی۔

بمبئی کارپوریشن کی طرف سے سپاسنامہ

اس کے بعد سفرا اور سرکاری حکام وائسرائے اور آپ کی بیگم صاحبہ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ انہوں نے ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملاقات کی۔ اس کے بعد لارڈ اور لیڈی لنلتھگو باب الہند میں واپس آ گئے۔ اور طلائی مسند پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہاں بمبئی کارپوریشن کی طرف سے کارپوریشن کے میئر مسٹر جمناداس مہتہ نے ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

آئندہ اصلاحات

اس سپاسنامہ میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ گو آئندہ اصلاحات سے عوام مطمئن نہیں۔ مگر ان کی کامیابی اس سپرٹ پر منحصر ہے جس پر انہیں چلایا جائے گا۔ اور اس توقع کا اظہار کیا گیا کہ لارڈ لنلتھگو اپنے تدبر سے تمام مشکلات کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

لارڈ لنلتھگو نے جواب دیتے ہوئے کہا مسٹر میئر و اراکان میونسپل کارپوریشن بمبئی خیر مقدم کا جو سپاسنامہ آپ نے میرے سامنے پڑھا ہے۔ اس سے مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے۔ جن تعریفانہ الفاظ میں آپ نے میرا اور اس ملک کے ساتھ میرے گذشتہ تعلقات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے لئے میں خصوصیت کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ہندوستان ایک ایسی سرزمین ہے۔ جہاں مخلصانہ محبت اور ہمیشہ قائم رہنے والی وفاداری کے جذبات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ اب جبکہ میں ان ذمہ داریوں کے بار کو جو میرے سامنے ہے۔ اپنے دوش پر لینے کے لئے واپس آ گیا ہوں۔ مجھے اس اخلاص سے جس کے ساتھ آپ نے میرا خیر مقدم کیا۔ پہلے ہی سے اس امر کا احساس ہو رہا ہے۔ کہ میں اپنے ایسے دوستوں میں آ گیا ہوں۔ جو میری حوصلہ افزائی کرنے اور مجھے مدد دینے کے لئے تیار ہیں

ہندوستان کی خدمت

میں ان ایام میں جو آپ میں رہ کر گذاروں گا اپنی طرف سے اس امر کے متعلق کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھوں گا۔ کہ جو کچھ میں پہلے مہربانی ہمدردی اور باہمی افہام و تفہیم کی شکل میں ہندوستان سے حاصل کر چکا ہوں۔ اس کے معاوضہ میں میں تا بحد امکان ہندوستان کی خدمت بجا لانے کا پورا حق ادا کروں۔ زراعتی کمشن کے صدر کی حیثیت سے آپ نے میرے جس کام کا ذکر کیا ہے اس سے مجھے گہری دلچسپی ہے۔ اس کام نے میرے لئے مواقع بہم پہنچائے۔ اور مجھے امید ہے کہ یہ مواقع مجھے ہندوستان کی تمام جماعتوں میں گھومنے اور ذاتی طور پر اس امر کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں زیادہ کار آمد ثابت ہونگے۔ کہ وہ کس طرح زندگی بسر کرتے اور کس طرح اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ ہندوستان کے کاشتکار جو اپنے کھیتوں میں فصلیں بوتے ہیں۔ ہمیشہ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی اور ہندوستان کی خوشحالی کا سنگ بنیاد رہیں گے۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے۔ کہ اس بڑے شہر کے لوگ ملک کی زراعتی ترقی کی تحریک کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور خود ان کے دل میں یہ جذبہ موجود ہے کہ کس حد تک ان کی خوشحالی ہندوستان کے کسانوں کی سرگرمی کے ساتھ وابستہ ہے۔

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا کام

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے کام کی یاد جس کا آپ نے اشارہ کیا ہے ابھی تک لوگوں میں تازہ ہے۔ میرے لئے یہ بات باعث عزت و افتخار تھی کہ میں اس کمیٹی کا صدر تھا۔ میں نے ہندوستان کے ڈیلی گیشنوں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اس طرح مجھے ہندوستان کے ان مسائل اور اہل ہند کی آرزوؤں اور امیدوں سے براہ راست واقف ہونے کا موقعہ مل گیا۔ میں اپنے عہدہ کے گرانبار فرائض کی ذمہ داری ایک ایسے وقت میں لے رہا ہوں۔ جب کہ برٹش پارلیمنٹ کے تجویز کردہ اہم تغیرات اس ملک میں نفاذ پذیر ہونے والے ہیں۔

ہندوستان کے لئے ایک بڑا موقع

اس وقت ہندوستان کے ہاتھ میں ایک بڑا موقع ہے۔ اب اس موقع پر مجھ سے آئینی اصلاحات کے متعلق جن پر ہندوستان اور انگلستان کے ہر ایک مرحلہ وار تک غور و فکر کرتے رہے ہیں کچھ کہنے کی توقع نہیں رکھیں گے۔ لیکن میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں اس امید اور بھروسہ پر آیا ہوں۔ کہ اس بڑے تعمیری کام میں جو اس ملک کے سامنے ہے۔ حصہ لوں۔

اقتصادی مشکلات

جیسا کہ آپ نے مجھے بتایا ہے۔ یہ خوبصورت شہر جس پر آپ بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔ اقتصادی بدحالی کے ان برے اثرات سے کلیۃً محفوظ نہیں رہا۔ جو دنیا کے تمام حصوں میں رونما ہوئے ہیں۔ میں یہ وثوق سے رائے ظاہر کرتا ہوں کہ ہم ان مشکلات کے بدترین حصہ کو اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ اور ہم اس وقت اس شاہراہ پر ہو لئے ہیں۔ جس کی بدولت ہم اپنی کھوئی ہوئی چیزوں کو حاصل کر سکیں گے۔ بمبئی کے شہری امتیازی طور پر اس شہرت کے مالک ہیں۔ جو صنعت و حرفت کاروباری اولوالعزمی اور رفاہ عام کے جذبہ سے وابستہ ہے۔ وہ جب ان اوصاف میں رنگے ہوئے ہوں۔ تو انہیں حریفوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں جس طریقہ سے آپ نے اپنی مشکلات کا مقابلہ کیا ہے۔ اور جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ آپ نے اپنے شہری فرائض کو انجام دیا ہے۔ ان کے متعلق میں نے آپ کے بیان کو بڑی دلچسپی سے سنا ہے میرا یہ منصب نہیں ہے کہ میں آپ کی قومی ضروریات پر بحث کروں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ میں ان تمام معاملات میں جو میرے سامنے ہیں۔ اس تاریخی شہر کی خاطر سے بے نیاز نہیں رہونگا

لیڈی لنلتھگو کی طرف سے شکریہ

لیڈی لنلتھگو نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہ جو اچھی رائے آپ نے ان کے متعلق ظاہر کی ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کروں آپ اطمینان رکھیں۔ کہ وہ ان تمام باتوں میں جن سے اہل ہند کی فلاح و بہبود کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ آپ کی تائید کرنے کے فرض سے کبھی قاصر نہیں رہیں گی۔

تقریر ختم کرنے سے پہلے میں اس موقعہ پر کہ میں نے ہندوستان میں پہلی پبلک تقریر کی ہے۔ وائسرائے ہند کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ جن کا ذکر مجھے عنقریب اپنے پیشرو کی حیثیت سے کرنا پڑیگا۔ ہزایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن نے حکومت کے جہاز کو اس پر حوادث اور نازک زمانہ میں ایسی اعلیٰ قابلیت کے ساتھ چلایا ہے۔ کہ ہم سب اس سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ وہ اپنے عہدہ جلیلہ پر بھاری ذمہ داری کے احساس سے مسلح ہو کر قائم ہوئے۔ ہندوستان میں ان کی طویل ملازمت اس ملک کے مسائل اور اس کی شخصیتوں سے ان کی گہری واقفیت اور ہندوستانی ثقافت اور ہندوستانی آرزوؤں کے ساتھ ان کی عمیق اور پُر از معلومات ہمدردی یہ وُہ خوبیاں ہیں۔ جو مذکورہ بالا ذمہ داری سے وابستہ رہی ہیں۔ ہزایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن اب کئی سال کی مخلصانہ خدمت کے بعد ہندوستان سے رخصت ہو رہے ہیں۔ انہیں اس امر کا احساس ہے۔ کہ انہوں نے ہندوستان میں اچھا کام کیا ہے۔

مسٹر چیئرمین پھر آپ کے اس مخلصانہ خیر مقدم کا جو آپ نے ہم دونوں کا کیا ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس حوصلہ افزائی میں مبالغہ کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ جو آپ نے اپنے مشفقانہ اور دوستانہ الفاظ سے اس بڑے اور اہم فرض کا بار اٹھانے کے وقت کی ہے۔ ہمیں آپ کی حوصلہ افزائی اور آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم دونوں کو اپنی ذمہ داریوں اور اس کام کی اہمیت کا پورا احساس ہے۔ جو ہمارے سامنے ہے۔ میں خاتمہ پر صرف یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس کام کے سرانجام دینے میں میں ان تمام اصحاب کی وفا شعاری اور مدد پر بھروسہ کرونگا۔ جو اس بڑے ملک کے فائدہ اور خوشحالی کیلئے کام کر رہے ہیں۔

اس کے بعد لارڈ اور لیڈی لنلتھگو اپنی مخصوص گاڑی میں بیٹھکر جلوس کی صورت میں شہر کے بازاروں میں سے ہوتے ہوئے گورنمنٹ ہاؤس روانہ ہوئے۔ ہاؤس میں لارڈ اور لیڈی لنلتھگو نے لارڈ اور لیڈی ولنگڈن سے ملاقات کی۔ اور دن کا باقی حصہ وہیں صرف کیا۔ انہوں نے گورنر بمبئی کے ہمراہ

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ احمد علی ولد نبی بخش ذات راجپوت ساکن موضع کانٹھ گڑھ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۵-۶-۳۶ء تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹-۴-۳۶ء

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ارباب خان ولد اخلاص خان ذات راجپوت ساکن موضع کانٹھ گڑھ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۵-۷-۳۶ء تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹-۴-۳۶ء

دستخط (مہر عدالت)

ہولسٹن ملز امریکہ کا بنا ہوا بُک بائنڈنگ کلاتھ

جلد سازوں سٹیشنروں اور کتب فروشوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مشہور ہولسٹن ملز امریکہ کا بک بائنڈنگ کلاتھ کٹ پیس میں بھی آنا شروع ہو گیا ہے۔ یہ کلاتھ نہایت مضبوط نفیس اور خوبصورت رنگوں اور ڈیزائنوں کا ہوتا ہے۔ اور ٹکڑوں میں خرید کرنے سے بہت سستا پڑتا ہے۔ ٹکڑے ایک گز سے ۶ گز تک عرض ۳۶" سے ۴۰"۔ پونڈ میں ۳½ گز سے ۴ گز تک نکلتا ہے۔ تھوک نرخ فی پونڈ ۱۵ ار ہے۔ آرڈر کم از کم ۴۰ پونڈ کا ہو۔ ۲۰ فیصدی رقم پیشگی آنی چاہیے۔ بڑے شہروں میں دوکانداروں کو سول ایجنسیاں بھی دی جاتی ہیں۔

مینیجر دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی کراچی

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۱۳۰ ۱۹۳۵ء

آفیشل لیکوئیڈیٹر پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ زیر لیکوئیڈیشن لاہور
بخلاف لالہ ہرکشن لال بیرسٹرایٹ لاء ۱۷ فیروزپور روڈ لاہور ۞

ہرگاہ آفیشل لیکوئیڈیٹر پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ زیر لیکوئیڈیشن لاہور نے ایک عرضی بتاریخ ۱۸ ارنومبر ۳۵ء میں یہ درخواست کی۔ کہ لالہ ہرکشن لال کو دیوالیہ قرار دیا جائے۔ اور ہرگاہ مذکورہ عرضی کے متعلق آخری فیصلہ ۴ مارچ ۳۶ء کو کیا گیا۔ لہذا عام پبلک اور متاثرہ متعلقین کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ لالہ ہرکشن لال بیرسٹرایٹ لاء ۱۷ فیروزپور روڈ لاہور کو عدالت ہذا نے ۲۰ مارچ ۳۶ء کو دیوالیہ قرار دیدیا ہے۔ اور اسے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے پانچ سال کے عرصہ کے اندر درخواست کرے مذکورہ لالہ ہرکشن لال کے قرضخواہوں سے اس نوٹس کے ذریعہ خواہش کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے قرضہ جات کو لالہ ہرکشن لال کی جائیداد کے ریسیور خواجہ نذیر احمد بیرسٹرایٹ لاء ۱۱-اے ایبٹ روڈ لاہور کے سامنے پیش کریں۞

آج بتاریخ ۱۶ اراپریل ۱۹۳۶ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ھائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور کے جاری کیا گیا۞

دستخط

(مہر عدالت) کے۔ سی۔ ویب۔ ڈپٹی رجسٹرار

سونا ڈیڑھ روپیہ تولہ

جرمنی کی ایجاد

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر انکے سامنے رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سنار بھی یکایک یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک ہاتھوں میں پہنا کر انکی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظران پر پڑے۔ تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں تین روپیہ۔ تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک ۸ فرمائش کیساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۞

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو رُڑکی (یو-پی)

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی وسرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلبا کے لئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعایت کردی ہے۔ جو ماہوار لی جاتی ہے۔

پراسپکٹس مُفت

مینیجر

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ محمد نواز ولد غلام احمد ذات راجپوت ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۶/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ قطبا ولد نتھو ذات جھیور ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۵/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ رحمت خان ولد ہیرے خان ذات راجپوت ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۷/۵/۳۶ تاریخ بمقام ماہل پور برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جیون ولد بھولو ذات گوجر ساکن موضع بالیوال تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۴/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ محمد علی عبدالغفور پسران غلام احمد ذات راجپوت ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۶/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ لکھو ولد اتمانی ذات خاکروب ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۹/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ عبدالواحد ولد رحمت خان ذات راجپوت ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۳/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ غلام قادر ولد مہدی خان ذات راجپوت ساکن موضع فتح پور تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۴/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جگو ولد خیراتی ذات جھیور ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۶/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ میلا ولد نتھو ذات خاکروب ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ برائے سماعت درخواست مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۶/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ رحمت خان نعمت خان پسران جھنڈو خان ذات راجپوت ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۵/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ رلا ولد نتھو بنتا ولد نتھو ذات کمہار ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۷/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۹/۴/۳۶ دستخط (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۱۸ اپریل - کل اسمبلی کے اجلاس میں غیر سرکاری مسودہ ہائے قانون پر بحث ہوئی مسٹر ستیہ مورتی نے متشددانہ قوانین کی تنسیخ کے متعلق بل پیش کیا۔ جس پر بحث کرنے کے لئے التوا کی تحریک پاس ہوگئی۔ مسٹر عبد اللہ نے ایک مسودہ قانون پیش کیا کہ مسلمانوں پر قانون شریعت کا اطلاق کیا جائے۔ سر ہنری کریک نے مسودہ کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کرنے کی تحریک کی۔ جو منظور ہوگئی۔

پیرس ۱۰ اپریل (بذریعہ ڈاک) برطانیہ کی موجودہ روش کو مدنظر رکھتے ہوئے فرانس میں یہ خیال روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ کہ اہل فرانس کو برطانیہ سے رشتہ اتحاد توڑ کر جرمنی سے دوستی پیدا کرنی چاہیئے۔ اس بات کے متعلق ایک فرانسیسی اخبار نے اپنے خریداروں سے بھی استصواب آراء کیا ہے۔

بمبئی ۱۷ اپریل - ہندوستان کے نئے وائسرائے ہز ایکسیلینسی لارڈ لنلتھگو اور لیڈی لنلتھگو ہندوستان تشریف لے آئے ہیں بمبئی میں آپ کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ مختلف پارٹیوں نے سپاسنامے پیش کئے۔ کل سپیشل ٹرین کے ذریعہ آپ عازم دہلی ہوئے۔

کلکتہ ۱۸ اپریل - ہفتہ مختتمہ ۱۴ اپریل کے دوران میں ۱۲۷۵ اشخاص پر ہیضہ کا حملہ ہوا۔ جن میں سے ۷۷۴ اشخاص مر گئے

جنیوا ۱۸ اپریل - اطالوی نمائندے نے جمعیۃ اقوام میں جو شرائط حبشہ میں قیام امن کے سلسلہ میں پیش کی تھیں۔ انہیں حبشہ کے نمائندہ نے مسترد کر دیا ہے۔ اور اس بارے میں اپنا جواب تیرہ نمائندوں کی مجلس کو بھیج دیا ہے۔ اٹلی کی بڑی بڑی شرائط یہ ہیں کہ گفت و شنید میں جمعیۃ اقوام کو کسی قسم کے دخل دینے کا حق حاصل نہ ہوگا دوم یہ کہ اٹلی اپنی شرائط جمعیۃ اقوام کے روبرو پیش نہیں کریگا۔ سوم یہ کہ وہ ہرگز ہنگامی صلح پیش نہیں کرے گا۔

بہاولپور ۱۸ اپریل - بہاولپور کے ہندوؤں نے ۱۵ اپریل کو ہڑتال ترک کر دی۔ چنانچہ حکومت نے سول نافرمانی کرنے والے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔

عدیس ابابا ۱۸ اپریل حکومت حبشہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حبشہ کی ایک فوج نے سیغینی کے جانب شمال کچھ فاصلہ پر جو اطالوی فوج پڑی تھی اس پر یکایک حملہ کر دیا۔ اور چند گھنٹے تو خونریز معرکہ رہا جس میں اطالویوں کے تین سو بیس سفید فام سپاہی ہلاک ہو گئے حبشہ کی فوج نے اطالویوں کی چھ لاریاں قبضہ میں کر لیں۔ حبشہ کی فوج کے صرف سترہ آدمی کام آئے

مدراس ۱۸ اپریل - مدراس یونیورسٹی کے امتحان ایس-ایل-سی کے پرچے آؤٹ ہو جانے پر بہت سنسنی پھیل گئی تھی۔ تحقیقات کے بعد ایک زبردست سازش کا انکشاف ہوا ہے اور سات آدمیوں کے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جنیوا ۱۸ اپریل - حکومت حبشہ کے نمائندوں کی ثابت قدمی کے پیش نظر اطالوی نمائندہ نے اٹلی کی شرائط میں معمولی سی ترمیم کر کے یہ بات منظور کر لی ہے۔ کہ گفت و شنید کے دوران میں جمعیۃ اقوام کے ایک نمائندہ کو بطور مشاہد اجلاس میں شریک کر لیا جائے گا۔ صورت حالات کو سازگار بنانے کے لئے آخری چارہ کار یہ خیال کیا گیا ہے۔ کہ اطالوی نمائندہ کی یہ ترمیم حبشہ کے وفد کے سامنے پیش کر دی گئی ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ حبشہ کے نمائندے اس ترمیم کو بھی مسترد کر دیں گے۔ آخری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت حبشہ نے ترمیم کو حتمی طور پر مسترد کر دیا ہے۔ اور اس امر کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہر قسم کی گفت و شنید لیگ میں بین الاقوامی آئین کی پابند رہ کر ہونی چاہیئے۔

لاہور ۱۸ اپریل - کل مسجد شہید گنج کے مقدمہ میں ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ڈاکٹر محمد عالم نے مزید بحث کی۔ جس میں آپ نے شہید گنج کی متنازعہ عمارت کو مسجد ثابت کرنے کے لئے بیشمار دلائل پیش کئے۔ اور اس امر کے ثبوت میں متعدد تاریخی حوالے دکھلائے۔ بحث ابھی چھ سات دن تک جاری رہے گی۔

بمبئی ۱۸ اپریل - "ڈیلی ہیرلڈ" لاہور اس خبر کا ذمہ دار ہے۔ کہ سر فیروز خان نون وزیر تعلیم پنجاب کو سر بی-این-متر کی جگہ ہندوستان کی ہائی کمشنری کا عہدہ پیش کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۸ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی صوبجاتی کونسلوں کے آئندہ انتخابات پورے زور سے لڑے گی۔

لاہور ۱۸ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ سال رواں کے آخر میں یا آئندہ جنوری میں نئے دستور اساسی کے ماتحت پنجاب اسمبلی کے انتخابات ہو جائیں گے۔ اگست میں غالباً ایک دو روز کے لئے کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اور اس کے بعد کونسل توڑ دی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۸ اپریل - کل سر [illegible] نے مسٹر ستیہ مورتی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ [illegible] کی جدید تعمیر پر ملکی حکومت کا ڈیڑھ کروڑ اور فوج کا سات کروڑ دس لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

لاہور ۱۸ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ گوجرانوالہ میونسپلٹی کے اندرونی اختلافات اور کشمکش کے پیش نظر حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سیالکوٹ میونسپلٹی کی طرح اسے بھی توڑ دیا جائے گا۔ یا کم از کم اس کے اختیارات کم کر دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۸ اپریل - حکومت برطانیہ نے جمہوریہ ترکیہ کی اس یادداشت کا جواب ارسال کر دیا ہے۔ جو اس نے دردانیال اور گیلی پولی کی قلعہ بندی کے متعلق ارسال کی تھی۔ حکومت برطانیہ نے اس یادداشت کا ہمدردانہ جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ معاہدہ لوزان کی دفعات پر دوبارہ غور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اور وہ ترکیہ کے اس مطالبہ کو جائز سمجھتی ہے۔ کہ معاہدہ لوزان پر دوبارہ غور کیا جائے۔ اور ہر وقت ایسی گفت و شنید میں حصہ لینے کے لئے تیار ہے کہ معاہدہ لوزان کے دستخط کنندگان کے درمیان ہو۔

نئی دہلی ۱۸ اپریل - آج بعد دوپہر لارڈ لنلتھگو اور لیڈی لنلتھگو کا شاندار طریق پر خیر مقدم کیا گیا۔ تمام شہر نہایت پر شوکت طرز پر آراستہ کیا گیا تھا۔ لارڈ لنلتھگو کی سپیشل ٹرین ساڑھے پانچ بجے دہلی پہنچی۔ آپ کے استقبال کے لئے تمام سرکاری و غیر سرکاری ارکان پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ آپ کے اعزاز میں ۳۱ توپوں کی سلامی اتاری گئی۔ ایوان دربار میں آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ نے آپ سے تین حلف لئے۔ پہلا حلف وفاداری تھا۔ دوسرا یہ تھا۔ کہ آپ اپنے عہدے کا پورا پورا احساس رکھیں گے اور کام کو کامیابی کے چلائیں گے۔ تیسرا یہ تھا کہ آپ انصاف کے معاملہ میں بالکل غیر جانبدار رہیں گے۔ بعد ازاں آپ نے اپنی پہلی تقریر براڈکاسٹ کی۔

نئی دہلی ۱۸ اپریل - آج اسمبلی کے اجلاس میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے ٹیرف ایکٹ میں ترمیم کا مسودہ قانون پیش کیا آپ نے کہا۔ کہ جاپانی محصول سے بچنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ اور اس طرح ہندوستان کے محاصل کو نقصان پہنچتا ہے اس مسودہ قانون کی مجلس منتخبہ کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

نئی دہلی ۱۸ اپریل - آج اسمبلی میں مزدوروں کی اجرتوں کا مسودہ قانون پیش ہوا۔ سر فرینک نائس نے کہا۔ کہ کونسل آف سٹیٹ نے اس مسودہ قانون میں ترمیمیں منظور کی ہیں۔ بالآخر کونسل آف سٹیٹ کی ترامیم منظور کر لی گئیں

میڈرڈ ۱۸ اپریل - سپین میں مزدوروں کی طرف سے عام ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو فسطائی جماعتوں کی مخالفت کے سلسلہ میں ہے۔ کابینہ نے تمام فسطائی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ پولیس کے افسر اعلیٰ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور پولیس کے وہ تمام افسر اور ملازم علیحدہ کر دئے گئے ہیں جنہیں فسطائی تحریک سے ہمدردی تھی۔ موجودہ خطرناک حالات کے پیش نظر مارشل لاء میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔

روما ۱۸ اپریل - یہاں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے کہ شہنشاہ حبشہ قورم سے پسپا ہوتے ہوئے ہلاک ہو گیا ہے۔ اور ولی عہد حبشہ جو اپنے باپ کی حکمت عملی کا مخالف ہے۔ یہ چاہتا ہے۔ کہ اطالیہ سے صلح کی جائے۔ لیکن ابھی اس افواہ کی تصدیق نہیں ہوئی۔

بمبئی ۱۸ اپریل - ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ ولنگڈن کی خدمت میں آج باب الہند میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا جس کے بعد آپ جہاز میں سوار ہو کر عازم انگلستان ہو گئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی